

٢٧٦٩٤
١٢

استفتاء

حضرت مفتی صاحب ایک منزلہ کے بارے میں رہنمائی درکار ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سجدہ کی حالت میں سو جائے تو وضو نوٹ کا یا نہیں؟ اس بارے میں عربی کتب میں فقیہاء کی عبارات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ کی حالت میں سونا دو حال سے خالی نہیں یا تو نماز کی حالت میں ہو گایا غیر نماز میں پھر ان میں سے ہر ایک کی دو صورتیں ہیں کہ سجدہ کی ہیئت مسنونہ للرجال پر سویا ہو گا یا غیر ہیئت مسنونہ للرجال۔

خلاصہ یہ کہ کل چار صورتیں بن جائیں گی، فقیہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چاروں میں سے صرف ایک حالت (غیر ہیئت مسنونہ للرجال خارج الصلاۃ) میں نیندنا قص و ضو ہے، اور باقیہ تینوں صورتوں میں نیند کا آجانانا قص و ضو نہیں ہے۔ جیسا کہ ہندیہ، شامیہ، بدائع اور فتح القدير کی درج ذیل عبارات سے واضح ہو رہا ہے۔

(الهنديۃ(12/1)

ولا ينقض نوم القائم والقاعد ولو في السرجم أو المحمول ولا الرا�� ولا الساجد مطلقا إن كان في الصلاة وإن كان خارجه فكذلك إلا في السجود فإنه يشتغل أباً يكون على البينة المسنون عليه لأن يكون رافعا طهه عن فخذيه مجافياً عضديه عن جنبيه وإن سجد على غير هذه الهيئة انتقض وضوءه . كذا في البحر الرائق ثم في ظاهر الرواية لا فرق بين غلبته وعمده وعن أبي يوسف النقض في الثاني وال الصحيح ما ذكر في ظاهر الرواية . هكذا في المحيط .

(الشامیۃ(142/1)

(قوله: على المعتمد) اعلم أنه اختلف في النوم ساجدا؛ فقيل: لا يكون حدثا في الصلاة وغیرها، وصححه في التحفة، وذكر في الخلاصة أنه ظاهر السذهب . وقيل: يمكن حدثا، وذكر في الخاتمة أنه ظاهر الرواية، لكن في الذخیر أن الأول هو المشهور . وقيل إن سجد على غير الهيئة المسنونة كان حدثا وإلا فلا . قال في المدائع: وهو أقرب إلى الصواب إلا أننا تركناهذا القياس في حالة الصلاة للنص كذلك في الحليلة ملخصا وصحح الزيلعي ما في البدائع فقال: إن كان في الصلاة لا ينقض وضوءه لقوله - عليه الصلاة والسلام - «لا وضوء على من نام قانساً أو راكعاً أو ساجدا» وإن كان خارجه فكذلك في الصحيح إن كان على هيئة السجود ولا ينقض .

بدائع الصنائع (31/1)

اختلف الشایخ فبداع العامة على أنه لا يكون حدثا لما رويانا من الحديث من غير فصل بين حالة الصلاة، وغيرها، وأن الاستمساك فيها باق على ما مر، والأقرب إلى الصواب في النوم على هيئة السجود خارج الصلاة ما ذكره القمي أنه لا نص فيه، ولكن ينظر فيه إن سجد على الوجه المسنون بأن كان رافعا طهه عن فخذيه مجافياً عضديه عن جنبيه لا يكون حدثا، وإن سجد لا على وجهه المسنون بأن الصدق بطنده بفخذيه، واعتمد على ذراعيه على الأرض يكون حدثا، لأن في الوجه الأول الاستمساك باق، والاستطلاق منعدم، وفي الوجه الثاني بخلافه إلا أننا تركناهذا القياس في حالة الصلاة بالنص .

فتح القدير للكمال ابن الهمام (43/1)

(قوله في الصلاة وغيرها) هذا إذا نام على هيئة السجود المسنون خارج الصلاة بأن جافي، أما إذا صدق بطنده بفخذيه فينقض، ذكره علي بن موسى القمي . وفي الأسرار قال علينا: لا يكون النوم حدثا في حال من أحوال الصلاة الخ

بھتی مختلف اور فتاوی میں غیر ہیئت مسنونہ للرجال پر سیدہ میں نیند کو ناقص و ضو کا حالت، چانچہ فتاویٰ محمودیہ ۵/۱۷۱ اور

بھتی زیور حصہ ۱ صفحہ نمبر ۵۲ میں بھی اسی طرح منزلہ درج ہے۔



اسی طرح فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں ایک سوال کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض کتب میں سجدہ میں نیند آجانانا قرض و ضرور کھا ہے اور بعض میں عدم ناقض و ضرور کھا ہے، جس کا جواب بطور تطبیق یہ دیا گیا ہے کہ جنہوں نے ناقض و ضرور کھا ہے یہ اس وقت ہے جبکہ سنت طریقہ کے خلاف سجدہ کیا ہو اور جنہوں نے عدم ناقض و ضرور کھا ہے یہ اس صورت میں ہے جبکہ سنت طریقہ کے مطابق سجدہ کیا ہو۔ (فتاویٰ دارالعلوم زکریا 1/502)

اس تفصیل کے پیش نظر اس بات کیوضاحت فرمادیں کہ اردو فتاویٰ میں ذکر کردہ مسئلہ اور عربی کتب کےحوالہ جات میں کیا تطبیق ہو گی؟ اور مذکورہ بالا چار صورتوں میں سے کن کن صورتوں میں سجدہ کی حالت میں سونانا قرض و ضرور ہے؟ نیز کیا عورت کا ہبیت مسنونہ للنساء پر سجدہ میں سوجانا ناقض و ضرور ہو گا، جیسا کہ بہشتی زیور میں مصروف ہے؟

ستفیٰ: عبدالرحمن

فون نمبر: 03006795752

کے ایریا ڈبل روڈ نردرطعیہ سبز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الجواب حامدًا ومصلياً

پہلے یہ بات واضح رہے کہ سجدہ کی حالت میں یا نماز کے دوران نیندا نقش و ضوہونے نہ ہونے کی اصل بنیاد یہ ہے کہ کوئی شخص جب اس طرح سو جائے کہ جسم کے اعضاء ڈھیلے ہو جائیں اور استسماک کی قوت کمزور ہو جائے تو اس طرح سونانا نقش و ضوہ ہے، (وانما القول بانتقاد الطهارة بالنوم مبني على كونه علة للاستخاء الداعي للخروج: الكوكب الدرى ج ۱ ص ۵۰) اور اگر اس طرح نہ سوئے بلکہ اعضاء میں گرفت برقرار ہے تو نا نقش و ضوہ نہیں ہے چنانچہ مرد اگر سجدہ سنت کے مطابق کر رہا ہو یعنی اس کا پیٹ اس کی رانوں کے اوپر یعنی الگ ہو، دونوں بازو پہلو (پیلیوں) سے الگ ہو اور اسی حالت میں سو جائے اور یہی کیفیت برقرار رہے تو اس کا مطلب ہے کہ نیندا گھری نہیں ہے اور جسم کے اعضاء ڈھیلے نہیں ہوئے ورنہ یہ کیفیت برقرار رہتی، گر جاتا، (بخلاف النوم حالة القيام والقعود والركوع والسجود في الصلاة وغيرها هو الصحيح، لأن بعض الاستمساك باق، إذ لو زال لسقط فلم يتم الاستخاء، فتح القدير للكمال ابن الهمام: ۲۸ / ۱) لیکن اگر کوئی شخص مسنون طریقہ کے علاوہ سجدہ کرے یعنی اس کا پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہو اور دونوں بازو پہلو کا دے اور اس حالت میں سو جائے تو یہ نا نقش و ضوہ ہے، کیونکہ اس صورت میں استسماک باقی نہیں ہے، اور اسی نکتہ کی وجہ سے فقهاء احتاف کے نزدیک عورت چونکہ اپنے جسم کو بچا کر سجدہ کرتی ہے اس لئے اگر وہ سجدہ کی حالت میں سو جائیگی تو وہ نا نقش و ضوہ ہے جیسا کہ بہشتی زیور میں بھی لکھا گیا ہے۔ البتہ بعض فقهاء کرام نے حدیث شریف کی وجہ سے نماز میں مطلق اسنے کو یعنی خواہ وہ مسنون طریقہ سے سجدہ کر رہا ہو یا اس کے خلاف نا نقش قرار نہیں دیا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ کی حالت میں سونے کی بحث کا حاصل ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے (جس کو آپ نے بھی اپنے سوال میں نقل کیا ہے):

اعلم أنه اختلف في النوم ساجدا:

فقيل: لا يكون حدثا في الصلاة وغيرها، وصححه في التحفة، وذكر في الخلاصة

أنه ظاهر المذهب.

وقيل: يكون حدثا، وذكر في الخانية أنه ظاهر الرواية، لكن في الذخيرة أن الأول هو المشهور.

وقيل إن سجد على غير الهيئة المسنونة كان حدثا ولا فلا. قال في البدائع: وهو أقرب إلى الصواب إلا أنا تركنا هذا القياس في حالة الصلاة للنص كذا في الحلة ملخصا وصحح الزليعي ما في البدائع فقال: إن كان في الصلاة لا ينتقض وضوءه لقوله - عليه الصلاة والسلام - «لا وضوء على من نام قائمًا أو راكعًا أو ساجدا» وإن كان خارجها فكذلك في الصحيح إن كان على هيئة السجود ولا ينتقض. اهـ وبه جزم في البحر وكذلك العلامة العلبي في شرح المنبة الكبير.

(الشامية: ج ۱ ص ۱۴۲، ایج ایم سعید)

ذکورہ اقوال کی وجہ سے بعض اردو فتاویٰ میں ذکورہ نکتہ کو بنیاد بنا کر صرف سجدہ کی مسنون بیت پر سونے کو غیر نا نقش و ضوہ قرار دیا اور اس کے علاوہ کی بیت کو نا نقش و ضوہ قرار دیا ہے اور جن فتاویٰ میں سجدہ کی حالت میں سونے کو مطلق غیر نا نقش فرمایا ہے انہوں نے حدیث شریف میں مطلق ہونے کو بنیاد بنا یا ہے۔



و اشتہر ہے کہ آجکل چونکہ قوی کمزور ہیں، عام ملور پر زیادہ کھانے کی نادیت ہے اس لئے الگا کلب الارمنی میں حضرت گنگاوی قدس اللہ سرہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ:

لكن يلبي لاحتاف زماننا ترک ملادتهم التایید من الله الدالیم عاصی المدحیل
السلطوية لم تلتقط حلهارته، اذکیراما رأیهادن النام احادیث فی نویمه
جالسامة ربیعاعولم یشعریه. (ج ۱ ص ۵۰)

اور فیض الباری میں حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا:

اما النتوء فانه اتبني على المحماح واحتلال الزمان والمكان لا ليهوس مع لدنه الي ماده
اذا يام فانه ايام يأكل فيها الناس كثيرا الي حدوث مع تعكين الماء.

چنانچہ امام مجاہد اور ناامہ قدوری رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر کوئی شخص بیٹھے ہیٹھے لیک اکا کہ اس طرف سو جائے (یعنی سجدہ کی بیت کے مادہ سونے کی بھٹ میں یہ بات فرمائی ہے) کہ تبارایا تیک و نمیرہ کوہنائے کی صورت میں کہ جائے تو ایسے شخص کا وضوٹوٹ جائیگا، اور آجکل اس منانہ میں اختیالاً امام مجاہد اور امام قدوری رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے، لہذا سجدہ کی مسنون بیت پر سونے والے کے بارے میں بھی اختیالاً اُنہیں وضو کا حکم لگایا جائے، جیسا کہ الکوکب الدری میں ہبیت نماز کے بارے میں لکھا گیا ہے، ہاں اگر صرف اونچہ کی کیفیت ہو تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

في الكوكب الدرى (ج ١ ص ٥٠)

الاختلاف في أن النوم ليس سبباً للنقض الوظيفي بنفسه وإنما القول بانتقاده الطهارة بالنوم مبني على كونه على الأستراحة الداعي للخروج، وإنما الخلاف بينهم في المقدار المعتبر في ذلك الأستراحة وموعد الغلبة على العقل، لكن كل منهم يبرع عنه بما كان يعتبر عنده في الغلبة على العقل فالاختلاف في تحديد النوم المعتبر، فـنقض، الطهارة، اختلاف تجربة وزمان لا اختلاف حجة وبرهان.

.....فان الغلبة على العقل وذماب الاستمساك جريه بعنهـم بالرؤيا وبعنهـم بالاضـلـاجـاعـ والمـعـنـى المـقـصـدـ دـوـاـحـدـ،ـلـكـنـ يـلـبـسـ لـاحـافـ زـمـانـاتـرـكـ مـذـمـهـنـمـ القـدـيـمـ منـ انهـ اـذـانـامـ عـلـىـ الـهـيـنـةـ الصـلـوـتـيـةـ لـمـ تـنـتـخـنـ حـلـهـارـتـهـ،ـاـذـكـيـرـاـمـارـأـيـانـامـ النـاسـ،ـاـحـدـ فـيـ نـوـمـهـ جـالـسـامـرـتـعـاـولـمـ يـشـعـرـهـ.

وفي فيض الباري (ج ١ ص ٤٠٨)

وظابرالرواية فيه، ان النّوم على تمكّن المقدّلانيفسد وينسّد عند التجافى
واماالهيئه التي في كتب الفقه فأول من فصلهااللطحاوى ثم تبعه القدورى ثم
تبعه الناس....اماالفتوى فانهاتبني على المصالح واختلاف الزمان والمكان
فلايُوسّع فيهاى هذه الايام فانهايام يأكل فيهاالناس كثيراًفيحدثون مع تمكّن
والله سجنة وتعالى اعلم



الطباطبائی
محمد یعقوب معاویہ الدین
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۱ / شعبان المظہم ۱۴۳۱ھ
۱۵ اپریل 2020ء

الجواب صح
احتواء في غرائب
دار الافتاء جامعة دار العلوم كراچی
١٣٢١ شعبان المعظم
١٥ اپریل ٢٠٢٠ء